جلد ۶ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۶ ذیقعدہ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۱ء | نمبر ۱۰

## مقدمۃ الجیش

### جہان بیٹھ گئے وہین منزل

بڑے لوگوں نے سچ کہا ہے کہ گھر والے کا ایک گھر اور گھر سے باہر کے ستر گھر۔ خانمان برباد فوجون کا آجکل یہی حال ہو رہا ہے کہ جہان بسیرے کو جگہ ملگئی اوسی جگہ کو انہون نے گھر سمجھ لیا۔ اور جہان ذرا قیام کا ٹھکانا لگ گیا اوسکو دار السلطنت سمجھ لیا۔ انگریزی فوجون نے اسپر حملے کر کر کے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا ۔ والا مضمون کر دیا۔ امن و آسائش کی کوئی جگہ نہیں رہی۔ وہ ایکطرف سے اسی فکر مین لگے ہوئے تھے کہ کہین اطمینان سے اوٹھنے بیٹھنے کا ٹھکانا ہو جائے چنانچہ فوجون نے آرنج ریور کالونی مین گشت لگا کے قصبون کی جانچ پڑتال کی وہ اپنی قیام کے لائق سمجھا اسلئے یورش کر کے اونپر قبضہ کر لیا۔ اور اوسی کو دار السلطنت قرار دیدیا۔

## آخر تو دیوانہ ہی تھا

سومالیون نے ایک ملا کو اپنا افسر بنایا۔ اور اوسکو اشارہ پر دھما چوکڑی مچانے لگے۔ ملا بیچارا بھلا فوجی قواعد کیا جانے۔ اور وہ بھی بقول انگریزی اخبارات کے دیوانہ ملا اور وحشی سومالی باخوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو کا مضمون ہو گیا۔ ملا جی نے بے سمجھے بوجھے اپنی فوجکو بھڑوا دیا۔ سومالی مانسٹرون نے آؤ دیکھا نہ تاؤ انگریزی فوج کو دیکھتے ہی اس طرح ٹوٹ پڑے کہ جیسے بھوکے بنگالی فقیری روٹیون پر ہاتھ مارتے ہیں۔ ہماری فوج جو پہلے بڑی بھاری زک اوٹھا چکی تھی اسلئے وہ فتح کی بھوکی تھی۔ مثل مشہور ہے کہ بھوکا آدمی کٹ کٹ کر لڑتا ہے جیسے انگریزی فوج نے ایسے مار کی کہ سالونکو ہوش آگئے ہونگے۔

## دو مین سے ایک تو کریگا

ایک عرصے سے صلح کی بات چیت ہو رہی ہے یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ التجا یا ابتدا آخر کسکی طرف سے ہوئی تھی اسکے متعلق کوئی خاص خبر ملی اور نہ قیاس سمجھ مین آسکتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کے خزانہ مین تو روپیہ کی کمی ہے اور نہ ملک مین فوجون کا توڑا۔ اگر دس برس بھی جنگ جاری رہے تو یہ کبھی ہمت ہارنے والی نہیں۔ پھر بھلا یہ کیون صلح کی خواہش کرنے لگی تھی۔ اب رہے بوئر انکی نسبت بھی ہم یہ خیال نہیں کر سکتے کہ انہون نے التجا کی ہو کیونکہ وہ جان سے بیزار ہین یہ عہد کر چکے ہین کہ جبتک ایک بچہ بھی باقی رہیگا جنگ موقوف نہین ہو سکتی اور صلح کے متعلق ایسا سنا بھی گیا تھا کہ جنرل بوتھا نے اپنی فوجکو حکم دیدیا تھا کہ جو شخص ہمارے پاس صلح کی طرف رغبت دینے کیلئے آئے اوسکو بے کھٹکے گولی سے اڑا دو۔ دوسرا یہ سنا جاتا ہے ...

کر لارڈ کچنر اور جنرل بوتھا کی ملاقاتین ہوئین ... اسی معرکہ مین ... تھا ...

# ہائی مچھر جسے سمجھے تھے وہ ہاتھی نکلا

انگریزی اور ہندوستانی اخبارات جہدی سومالی کی نسبت لکھ رہے ہیں کہ بظاہر وہ مچھر معلوم ہوتا تھا کیونکہ نہ اوسکے پاس قابل جنگ فوج تھی نہ قابل حملہ ہتھیار۔ لیکن در پردہ وہ ہاتھی کی شکل نکلا۔ ہاتھی کی مثال سے یہ تو مراد نہیں کہ اسکو پاس ہتھیار لشکر نکل پڑا۔ بلکہ یہ غرض ہے کہ لوگ سومالیوں کو محض وحشی اور کندہ ناتراش سمجھتے تھے۔ اور یہی غالبا ہماری بہادر گورنمنٹ نے بھی سمجھا اسوجہ سے فوج بالکل مختصر بھیجی لیکن ان وحشیوں نے تو ایسی اچھل کود مچائی کہ خدا کی پناہ۔ خدا جانے وہ کس زمانہ سے فوجی قواعد کی مشق کر رہے تھے کہ اسوقت انگریزی فوج کے مقابلہ میں آ کر اونکا منہ تک بگاڑ دئے ہے۔ ہماری فوج گو کہ دیسی تھی مگر انگریزی نمک کی پلی ہوئی ہیں اور ترنے کی وجہ سے بہادر مزدور تھی اور قواعدداں اول درجہ کی۔ مگر افسوس ہے کہ ان وحشیوں کے مجنونانہ حملوں کے مقابلہ میں ہند بلند مقابلہ جیتی رہی۔ ہماری فوج جو اونکو نابلد سمجھکے حملہ میں بیطرح جلدی کی۔ وہاں پہونچتے ہی اندھی آندھی کی طرح دوڑ پڑی اور مینہ کی طرح برس پڑی۔ سومالی وحشی انگریزی فوجکے ارادوں سے پہلے ہی واقف ہو چکے تھے انگریزی فوج جو بے تحاشا بیرونٹ پڑی دوڑ تو ذرا سرگردان ہو گئے۔ اور چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کرنل [illegible] سمجھکر یقین تھا کہ سومالی وحشی جنگ کا طریقہ بالکل نہیں جانتے ہیں اونکو مجنون کیطرح بدون تدابیر جو جنگ میں خبر جا پہونچی جیسے اسوجہ سے ہوا اونھوں نے سومالیوں کی اسی حرکت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ مگر جب مقابلہ ہوا تو

# خاکساران جہاز انجہات منگلر

کے خیال سے آنکھیں کھلیں۔ وحشی سومالیوں نے انگریزی فوجکے ہر حملہ کا ترکی بترکی جواب دیا اور خوب کام کیا بجا لائے۔ اگرچہ ہماری طرف سے گولیوں اور گولوں کی بوچھار ہو رہی تھی مگر وہ وحشی ایسے چالاک اور طرار نکلے کہ اپنا دامن ایمان بچاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے انکی غرض یہ تھی کہ دست بدست کی نوبت آ جائے۔ تو مردانگی کے جوہر کھلیں۔ آخر وہی ہوا کہ وحشت یورش کرکے آ پڑے۔ ہماری بہادر فوج نے بھی بڑی پھرتی سے تلواریں کھینچ لیں اور خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ ہماری فوج نے گو کہ بڑے صفائی کے ہاتھ دکھلائے۔ مگر اون وحشیوں نے بھی اوس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا مضمون خوب ادا کر دکھایا۔ آخر یہ ہوا کہ ہمارے کرنیل بہادر باقیماندہ سپاہیوں کو لیکر نہایت پھرتی اور صفائی سے وحشی سومالیوں کی فوج کو چیرتے پھاڑتے نکل آئے اور مقام جوبالینڈ سے لیکے اور وہاں کے مقام امداد پر آ کے دم لیا۔ اور اب وہ معقول کمک کا انتظام کر رہے ہیں۔ یہ شکست بالکل اتفاقیہ ہو گئی۔ اسکی کوئی یہ نہ سمجھے کہ انگریزی فوج سر کٹنے والوں کا ہی مقابلہ نہ کر سکے مقابلہ تو اسنے ایسا کیا تھا کہ اونمیں سے جتنے زندہ رہ گئے ہیں عمر بھر یاد کرینگے۔ ہر طرح ہمکی فتح تھی مگر وہ اپنے بے ٹھکے پن کی وجہ سے اسوقت بازی لیگئے۔ خیر وہ جاتے کہاں ہیں اب خدا اور فوج پہنچ جائیگی تو اونکی سب وحشت نکالدی جائیگی جب انگریزی فوجنے ڈمیوں کی گردن مروڑ دی تو پھر ان بیچاروں کی کیا اصل ہے آخر ہیں تو وحشی اور وہ فی

# اتحاد ثلاثہ کی تثلیث

امیر کابل مدظلہ العالی خدا اونکو سدا سلامت رکھے رہتی دنیا تک ایسے سعادتمند بیش اور دقیقہ سنج ہیں کہ اگر اونکی سب تجویزیں خدا پوری کرے تو ہم خیال کرتے ہیں کہ سب سلطنتوں سے اونکا پہلا جاری ہو جائے اونھوں نے باوجود اپنی رعایا کے وحشی ہونے جیسی کچھ ملکی اور مالی ترقی حاصل کی ہے اوسکو ایک زمانہ جانتا ہے پولیٹکل پیچیدگیوں کو جن خوبیوں اور آسانیوں سے وہ سلجھاتے رہتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں حاصل یہ ہے کہ اونکی نجابت اور زیرکی کی مثل سے خزانہ بھرپور بلکہ لبریز اور ملک خوشحال ہو گیا۔ اسپر بھی اونکی پائیداری تحت کا خیال لگا رہتا ہے حال میں آپنے ایک تجویز سوچی ہے اور اسکو اپنی سوانح عمری میں شایع بھی کر دیا ہے وہ یہ کہ روم۔ ایران۔ افغانستان کے اتحاد کی اس زمانہ میں سخت ضرورت ہے۔ ایران اور روم میں تو پہلے ہی سے اتحاد کے آثار نظر آ رہے ہیں مگر افغانستان چونکہ بروئے معاہدہ کسی سلطنت سے خط کتابت نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ اس امر کی ایران و روم سے سلسلہ جنبانی نہیں کر سکتا لہذا اسکی بابت گورنمنٹ انگلستان کو خود ہی توجہ کرنی چاہئے۔ اگر وہ اس معاملہ میں توجہ کریگی تو آیندہ اوسکو کوئی خرابی ایسی شکل پیش آ جائیگی کہ اوسکے دفع کرنے میں سخت دقت اوٹھانی پڑیگی۔ تینوں سلطنتوں کا اگر ایسا اتحاد ہو جائے کہ ریل اور تار کا سلسلہ ایک ہو جائے تو اس سے برٹش گورنمنٹ کو بہت بڑا نفع حاصل ہوگا۔ کیونکہ پھر روس کی جولانی بند ہو جائیگی۔ اور وہ ہندوستان پر دانت تیز کرنا تو کیا سرحد افغانستان میں قدم بھی نہ رکھ سکیگا۔

## اِدہر کنوان اُدہر کھائی

بیچارے چین کی بھی عجب آفت مین جان پھنس گئی ہے۔ دول یورپ گیدڑون کی طرح اسپر ایسے پل پڑے ہین کہ کسیطرح چھٹکارا نہین ہوتا کوئی کان نوچتا ہے تو کوئی ناک۔ پہلے تو سب نے اکٹھا حملہ کیا تھا یہان تک تو خیر تھی کیونکہ ایک ہی معاہدہ مین جان چھوٹ جاتی مگر اب روس ایسا ہیڈ ہو پیچھے پڑا ہے کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا مضمون ہو گیا ہے روس یہ زور لگا رہا ہے کہ فوراً معاہدۂ منچوریا پر دستخط کیے جائین ورنہ ہم سخت کارروائی عمل مین لائین گے اور دوسری طاقتین اسکی مخالف ہین۔ وہ کہتی ہین کہ ایسے وقت مین کہ جب دول متفقہ کیساتھ صلح کی گفتگو ہو رہی ہے چین کو ہرگز یہ نہ چاہیئے کہ اپنے طور پر کسی ایک طاقت سے علیحدہ معاہدہ کرے شیخچہ اب فرمائیے چین کس کس کی بات ٹالے۔ اگر دول متفقہ کی نوٹس کی تعمیل کرکے روس کو صاف جواب دیتا ہے تو وہ ایک آفت سو تو مرے کو ہوا تھا جیسا پڑگئی اور یہ کیسی مرے الٹہ نتیجہ کا مضمون ہوتا ہے کیونکہ روس نے دھمکی دی ہی دی ہے کہ ذرہ تاخیر ہوئی اور ہم نے توپون کا منہ کھول دیا۔ ایسی سخت جنگ کے بعد اب چین کیا کھا کے روس کا مقابلہ کریگا۔ اور اگر روس کے حکم کی تعمیل کرکے معاہدۂ منچوریا پر دستخط کرتا ہے تو اس کا نتیجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنی سلطنت سے ہاتھ دہو بیٹھے۔ غرض کہ چین کو کسیطرح مفر نہین اور ادہر کنوان ادہر کھائی کی مثل پوری پوری صادق آرہی ہے۔

## انگریز بہادر بھی نہین بچے

سڈیشن کا ڈنکا تو ایسا ہے جسے کسی قوم ملت۔ یا رنگ کے آدمی کو سر اوٹھانیکی اجازت نہین دیتا۔ دیسی اخبارات بہت شکایت کرتے تھے کہ اس قانون سے گورنمنٹ نے ہماری آزادی پر بڑا حملہ کیا ہے مگر اونکا خیال غلط تھا کہ یہ قانون خاص دیسیون ہی کے لیے وضع کیا گیا ہے بلکہ یہ مرض طاعون کے مانند عالمگیر ہو گوری کالی چمڑی کی اسمین کوئی تمیز نہین کی ہے اسمین شک نہین کہ یہ گورنمنٹ کی عین منصف مزاجی ہے۔ باقی رہا یہ کہ ایسا سخت قانون کیون جاری کیا گیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ زمانہ کی پیچیدگیان اور نزاکت اس امر پر مجبور کر رہی ہے گو گورنمنٹ کی انصاف پسندی سے ظاہر ہے کہ نواکھالی کے جج مسٹر پنیل نے ایک خون کے مقدمہ مین پولیس کی بہت کچھ خبر لی اور برٹش گورنمنٹ کی طرز حکومت پر بہت سخت نکتہ چینی کرکے بڑیطرح اوسکا خاکہ اوڑایا ہے تو جج صاحب موصوف تا تحقیقات مزید ججی سے معطل کر دیے گئے ہین۔ ہندوستان کی بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ جج صاحب کی نکتہ چینی حق بجانب تھی اور باوجودیکہ لوگ انپر غلط بیانی کا الزام لگاتے ہین مگر اونہون نے اپنے تصنیف مین جو کچھ ریمارک کیا ہے وہ دوراندیشی اور نیک نیتی سے کیا ہے۔ ہم یہ تو نہین کہہ سکتے کہ جج صاحب کا ریمارک راستی کا پہلو لیے ہوئے تھا یا نہین لیکن گورنمنٹ نے جو کچھ کارروائی کی وہ بعید از انصاف نہین ہے۔ کیونکہ اگر انکے ریمارک بعد تحقیقات حق بجانب نکلے تو بحال کر دیے جاوینگے اور بصورت اثبات جرم ہرگز وہ سزا پائے بغیر نہین بچ سکتے۔

## اب لگے جی چرانے

نہ معلوم فرانسیسیون کے خمیر مین بزدلی اور کم ہمتی کا کتنا بڑا حصہ ہے کہ تاریخ کے صفون پر نظر دوڑانے سے کہین انکی شجاعت اور دلیری کا پتہ نہین چلتا۔ اب تو خیر یہ طاقت معرض زوال مین آ گئی ہے مگر جب اسکے عروج کا زمانہ تھا اور یورپ کی نامور سلطنتون مین اس کا شمار تھا اوس وقت بھی کسی مقابلہ مین اسکو سرخروئی نصیب نہین ہوئی۔ ہان نیپولین کے زمانہ مین البتہ تمام یورپ اور ایشیا مین اسکے نام کا ڈنکا بجگیا تھا مگر وہ بھی صرف نپولین کی ذات سے جسکا خمیر فرنچ مٹی سے نہین بنا تھا کیونکہ وہ کارسیکا کا باشندہ تھا اور اس وقت بھی انگریز بہادرون کے مقابلہ مین انہین نیچا ہی دیکھنا پڑا۔ اب باوجودیکہ انہین دوسری طاقتون کے سہارے کے باعث چین مین خوف کرنے کی کوئی وجہ نہین پھر بھی ان کی کم ہمتی رنگ لے ہی آئی۔ چنانچہ فرانسیسیون نے کونٹ والڈرسی کو نوٹس دیا ہے کہ بلا ضرورت چین کی کسی مہم مین ہم ہرگز شریک نہین ہون گے۔ بلا ضرورت کی بھی ایک ہی کہی یہ تو ظاہری بات ہے کہ کونٹ والڈرسی کو کتے نے نہین کاٹا ہے کہ بلا ضرورت مالی نقصان اوٹھا کر کوئی مہم روانہ کرین اور بندگان خدا کی جانون کو معرض خطر مین ڈال دین۔ بلا ضرورت کی قید تو ایک بہانہ ہی بہانہ ہے اصل بات تو یہ ہے کہ جس فوج کو گھر مین بیٹھے بیٹھے آرام طلبی کی عادت پڑی ہوئی ہے اوسکو یہ کب بھاتا ہے کہ میدان جنگ مین جا رہے۔ جہان ہر وقت جان کا خوف ہے۔

# ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

## چندۂ جہاز دہلوی

| نام | مقام | رقم | معرفت |
|---|---|---|---|
| منشی خورشید علیصاحب | ہوڑا | ۲ے | |
| نعمت علیخان صاحب / حمید یخانصاحب | // | عہ | منشی خورشید علیصاحب |
| نبی بخش صاحب | // | عہ | // |
| بی مہرالنساء صاحبہ | // | عہ | // |
| شیخ محمد حسن صاحب احمد آبادی | بمبئی | عہ | |
| شیخو حبیب صاحب جنوبی | // | عہ | |
| متفرق | شاہجہانپور | لعہ | محمد عبدالواحد صاحب |
| محمد اسد یار خانصاحب | اوجین | صہ | محمد ابراہیم صاحب خریدار |
| سیٹھ حسن علی صاحب | // | ۲ے | // |
| محمد ابراہیم صاحب سوداگر | // | عہ | // |
| سید محمد حسین صاحب رسالدار | لشکر گوالیار | للعہ | مولوی عبدالعلی صاحب |
| کرنیل محمد علی صاحب | // | عہ | // |
| نواب محمد یوسف حسین صاحب | // | صہ | // |
| سید محمد منیر حسین صاحب وردی میجر | // | ۲ے | // |
| منشی عبدالوہاب خان صاحب سررشتہ دار | // | عہ | // |
| محمد اختر خانصاحب جمعدار | // | عہ | // |
| عبدالستار خانصاحب جمعدار ترپ اول رجمنٹ ۲ | // | ۲ے | // |
| سید احمد علیصاحب جمعدار رجمنٹ | // | عہ | // |

# ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

| نام | مقام | رقم | معرفت |
|---|---|---|---|
| سید بشارت حسین صاحب دفعدار | ترپ اول رجمنٹ ۲ لشکر گوالیار | عہ | مولوی عبدالعلی صاحب |
| رضا حسین صاحب دفعدار | // | عہ | // |
| محمد دراز خانصاحب | // | عہ | // |
| عبداللطیف خانصاحب | // | عہ | // |
| نیاز احمد خانصاحب | // | عہ | // |
| محمد رضا خانصاحب | // | عہ | // |
| برکت احمد خانصاحب | // | عہ | // |
| یٰسین خانصاحب | // | عہ | // |
| کلے خانصاحب | // | عہ | // |
| اسحق محمد خانصاحب | // | عہ | // |
| حمید احمد علیصاحب | // | عہ | // |
| ابراہیم خانصاحب سوار | // | عہ | // |
| اسمعیل خانصاحب | // | عہ | // |
| سواران ترپ اول | // | للعہ | // |
| رسالدار عبدالرحیم خانصاحب | ترپ چہارم رجمنٹ ۲ | لعہ ۱۲ر | // |
| جمعدار سید ابوالبرکات صاحب | // | ۲ے | // |
| سید احمد علیصاحب دفعدار | // | عہ | // |
| شمس الدین خانصاحب | // | عہ | // |
| شیخ قمر علیصاحب | // | عہ | // |
| سید محمد حسین صاحب | // | عہ | // |
| سید علیصاحب | // | عہ | // |
| شیخ احمد نذیر صاحب | // | عہ | // |
| شیخ عبدالرحمن صاحب | // | عہ | // |
| سواران ترپ چہارم | // | للعہ ۱ر | // |
| کپتان [illegible] حسین صاحب | // | سے | // |

# ہندی مسلمانوں کی فیاضی

| نام | مقام | رقم | معرفت |
|---|---|---|---|
| محمد عمر خان صاحب رسالدار | ترپ سوم لشکر گوالیار | عہ | مولوی عبدالعلی صاحب |
| حافظ محمد عطاء اللہ صاحب خلف کرامت خانصاحب | // | عہ | // |
| ممبر لوکل بورڈ | شاہجہانپور [illegible] | سعہ | [illegible] حافظ محمد دانشمند خانصاحب خریدار رسالہ |
| اہلیہ حافظ محمد دانشمند خانصاحب | // // | عہ | // |
| والدہ // // | // // | صہ | // |
| نثار احمد خانصاحب ولد کرامت خانصاحب | // // | عہ | // |
| میر امیر بخش صاحب عطر فروش | میرٹھ | عہ | // |
| شیخ عبداللہ صاحب جوتہ فروش | [illegible] | ۲ے | // |
| حافظ ملا احمد خانصاحب | شاہجہانپور | عہ | // |
| اشتیاق احمد خانصاحب | // // | عہ | // |
| عبدالرحمن اللہ ہاشم خان صاحب معروف شاہزادہ | // // | ۸ر | // |

میزان [illegible] ۱۲۵

رقم سابقہ ۲۱۱۹

میزان کل ۲۲۴۵ ۱۲ر

اس ہفتہ بوجہ عدم گنجائش کے موضع شاہجہانپور و موضع رسولاباد و غیرہ ناپور کے نام درج ہونے سے رہ گئے آئندہ ہفتہ درج ہوں گے

[illegible]

# دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے

ڈچون نے تو برٹش جیسی عالی ہمت اور ہنر گورنمنٹ کو بھی تنگ کر دیا۔ کمبختون کی رگ رگ مین شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہے ایک مہذب گورنمنٹ کو ایسے وحشیون کے مقابلہ مین کامیاب ہونا واقعی ایک دشوار امر ہے اب انسے اونہی کی سی بیتہذیبی کے ساتھ پیش آئیے تو ہے۔ آخر ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا پر عمل کرنا مصلحت جانا۔ چنانچہ جنرل بوتھا کے ساتھ صلح کی بات چیت ہو رہی ہے اور جنرل کچنر نے اونہین تسلی دی ہے کہ اگر وہ ہماری اتباع قبول کرینگے تو ہم انکے قصور معاف کر کے پوری پوری آزادی دینگے۔ لیکن خدا جانے کیپ کے ڈچون سے ایسا کون قصور سرزد ہوا ہے کہ وہ عام آزادی سے مستثنی کئے گئے ہین غالباً اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ فعل کا قصور قابل عفو نہین ہے۔ ٹرانسوال کے ڈچ تو خیر اپنی حکومت کو کسیکے اختیار مین دینا عار سمجھتے تھے اور اپنی آزادی کی حفاظت مین انہون نے جان لڑا دی مگر کیپ کے ڈچون کو ہرگز یہ جائز نہ تھا کہ جس برتن مین کھائین اوسی مین چھید کرین۔ برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہو کر اوس کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا اور پھر ایسے وقت مین کہ اسے ہر طرف سے دقت کا سامنا تھا ایسا قصور نہین ہے کہ اوس سے چشم پوشی کیجائے جنرل بوتھا کی طرف سے ابتک کوئی صاف جواب تو نہین دیا گیا ہے مگر کہا جاتا ہے کہ غالباً یہ تو مان جاینگے لیکن جنرل ڈیوٹ سے ایسی امید بہت کم ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ ابتک اس فکر مین لگے ہوئے ہین کہ ادھر ادھر سے باغی جمع کر کے جہان تک ہو سکے انگریزون کی ناک مین دم کر دین۔

# بڑی توپ کا فیر

ٹرانسوال کی فتح جو پہلے چین پڑ گئی ہے اوسکی نسبت کوئی سے زیادہ تشویش پہنچ رہی تھی۔ آخر یہ معلوم کیا کہ جس فتح کی نسبت صرف ۳ ماہ کا اندازہ لگایا گیا تھا وہ اتنے عرصہ کے بعد بھی خاطر خواہ حاصل نہین ہوئی باوجودیکہ گورنمنٹ ہر طرح سے قابل اطمینان اور فوج ہر طرح سے لڑنے مرنے کیلئے تیار۔ پھر اتنی دیر کی کیا وجہ۔ بڑے غور و خوض کے بعد یہ مسئلہ حل ہوا کہ ابتک فتح نہ حاصل ہونیکی وجہ فوجکی کاہل الوجودی یا گولہ بارود کی کمی نہین۔ ہر جنگ مین صرف ہاتھ کی کسر رہ گئی کہ ہماری بہادر فوجنے بوجہ مصلحت ہمیشہ بڑی توپ کا فیر نہین کیا۔ کسی کسی موقع پر جہان دیکھا کہ دشمنون کی جمعیت پر جوش ہے اور وہ وحشت کے جوش مین اپنے اوپر چلے آتے ہین تو ایک آدھ معمولی گولہ بڑے گولون مین سے چھوڑ دیا گیا جسکی آواز ہی سے دشمنون کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور جب گولہ پھٹا تو دشمنون کی فوج کو پرچے اڑا دیئے اور جو بچ گئے وہ دم دبا کے رفوچکر ہو گئے۔ بڑی توپ کا فیر واقعی ایسا ہیبتناک ہے کہ ایک ہی گولہ سے ڈچون کے ہوش پراگندہ ہو جاتے ہین چنانچہ ورنچ کا واقعہ ہے کہ کیپ کالونی کے ڈچون نے بڑی سختی اور تیزی کیساتھ حملہ کیا۔ ہماری بہادر فوج تعداد مین ذرا کم تھی۔ پہلے تو سب بہادرون کو یہ وحشی فوج سے بچ نکلے ہین کیسا قہر کو ٹوٹے بیچارے اندر گھس آئین اور قتل عام شروع کر دین مگر ہماری بہادر فوج پر ہے تو تجربہ کار۔ اوسکو جھٹ اپنی بڑی توپ یاد آ گئی اور اوسنے جھٹ پٹ اسکا منہ سیدھا کر کے قیامت خیز گولہ اوسکے لشکر مین ٹھونس دیا اور الا ماشاء اللہ بڑی کرکے جو فیر کیا تو دشمنون کے ایک ہی گولہ سے چھکے چھوٹ گئے اور کھڑ گئے اونہون نے سمجھ لیا کہ اس توپ کا سامنا ہماری

# روسی اور برٹش گلغپ

روسی فوجنے منچوریا کیا اوسمین بھانس لیا کہ اسکا دماغ تو آسمان پر چڑھ گیا اور اوسنے یہ سمجھ لیا کہ ساری خدائی مل گئی۔ چین بیچارا آپ ہی مر رہا تھا وہ جو اوسے دبا گیا تو اوسنے سمجھا کہ اب مین ساری زمین کی سلطنتون کو دبا لونگا۔ یہ خبر ہی نہین کہ سیر کو سوا سیر خدا نے مقرر بنایا ہے۔ روسی فوج جو برٹش فوج سے چھیڑ چھاڑ میتھی زکیا اوسنے برٹش حکومت کو بھی چینی حکومت سمجھا۔ یہ تو میان روشمان کے چھچھورے اور اودیگی۔ اور منچوریا کو جو دبا بیٹھے ہین وہ بھی اونسے اوگلوائیگی۔ یہ تو ہم بھی جانتے مین کہ روسی فوج الکیوڈ سے اسی تاک مین لگی ہوئی ہے کہ کوئی موقع ہو تو برادران کے ارمان نکالین پہلے سائڈنگ کی تعمیر کو اوسنے غنیمت سمجھا پہلے برٹش کو جسے ادھیٹی کہ ہم تو ریل نکو نہین بنانے دینگے۔ برٹش فوج کچھ کی گولیان تو میلی ہی تھی جو روسی فوج کی ڈانٹ مین آ جاتی۔ اوسنے اسکو نہایت آزادی اور بڑی صفائی کے ساتھ دھتا بتا دیا اور اپنے کام مین مصروف ہو گئی۔ روسی فوج نے زیادہ غل غش کا ارادہ کیا۔ یہ واردات ٹینٹسن مین ہوئی۔ وہان تھوڑی سی فوج ہے اسلئے اپنے اپنے اعلی افسر کو فوراً اطلاع دی کہ معاملہ یہ ہو گیا ہے۔ افسر نے جواب دیا کہ کسی طرح گھبرانا نہین روسی فوج سے کہہ دو ع تم ہمسے کم نہین ہو تو ہم تمسے کم نہین۔ اور اگر وہ پھر بھی ہاتھ پاؤن پھیلائے تو تم بھی اپنی اصلی شجاعت سے کام لینا۔ روسی فوج ابھی تو ذرا خاموش ہو گئی ہے اسلئے معاملہ یون ہی رہ گیا۔ روسی فوجنے اپنی کونسل سے دریافت کیا ہے کہ اس معاملہ مین تم کیا کہتے ہو اوسنے ابھی کوئی جواب نہین دیا۔ دیکھئے کیا جواب دیتی ہے۔

مگر بھری کچھ نہین چل سکتی جہان پڑنا ہی فضول ہے اسلئے وہ فوراً بھاگ کھڑے ہوتے ہین

# معرکہ آرائی

## نقلی فریدونجی وحشت

میاں پنچ ہوٹ علیک سلیک نہ دارو۔ کون ہے جو در دولت پہ چلا رہا ہے۔ سراپا جوڑ منہ ہارا کھا رہا ہے۔ قبلہ دروازہ کھولئے جب آپکو معلوم ہو کہ کون ہے آپ ہی عجیب الخلقت انسان ہیں۔ جو اندر ہی سے پوچھتے ہیں کون ہے ساجی در دولت کو کن دیکھئے پھر معلوم ہو کہ کون ہے یہ وہی کھڑتو اورنگ آبادی ڈنڈا ہے اخاہ آئیے آئیے تشریف مبارک لائیے لائیے رزاپ کہاں او شخچو ہو گئے تھے بعناب غیاد حضور والا واسطے تفریح کے شہر لا پرسان کو گیا تھا واہ شہر لا پرسان کا حال آج تک نہیں سنا تھا ذرا جلدی سنائیے کیا کیا عجایب دیکھے ذرا سنو دھوں وہاں ونانا واہ واہ یہ کیا یہ تو کچھ میں نہیں آئی۔ واللہ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ بڑا مدلال بجھکڑ ہیں مگر معلوم ہوا کہ تم تو ایسے ہی ہو اچھا صاحب کہو ہم کیا خاک کہیں تم ہی کہو کہتا ہوں سنو لگاؤ لگاؤ لگاؤ سمجھے یا اب بھی نہیں کچھ کیا لگاؤ کیا آپکی دُم لگاؤں یا آپکے سر مبارک پر پاپوش لگاؤں یا آپکے سر میں درد ہے تو صندل لگاؤں یا کسی قوم کی دُم میں تہذیب کا ڈنڈا لگاؤ یا کچی تہذیبی پر تازیانہ لگاؤ یا کسی پر کچھ سے دل لگاؤ۔ لاحول ولا آپ سمجھتے ہی نہیں اچھا لگاؤ لگاؤ کا پیر کر لگاؤ۔ واہ آج تو بغیر پیسہ کا تماشہ دیکھنے میں آیا۔ میاں پنچ تماشہ نہیں ہے جناب صاف کہو ورنہ سواری کے ٹٹو کرایہ کرو ہمارا وقت ضایع نہ کرو۔ اچھا جناب ہوشیار ہو کر بیٹھو اور کان پھٹ پھٹا ڈالو گردن جھکا ڈالو اور دم ٹیڑھی کر کے ذرا زانو پر بیٹھو جناب عالی

بندہ ناک کی سیدھ باندھ کر اورنگ آباد جا دھمکا اسٹیشن پر پہنچتے ہی ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا یار مل تم کہاں سے آ گئے میں نے کہا صاحب بندہ تو سیاح ہے آج یہاں کل وہاں خاک تا ہیں غرض ڈاکٹر صاحب کی باتیں کیا عرض کروں گویا مجسم سے اظہار لیتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی خدمت کرونگا۔ لگاؤ لگاؤ۔ کیوں صاحب پھر سیدھے چلتے چلتے ٹیڑھے ہو گئے۔ لا نا بھی وہ لمبا لمبا یہ ہرگز سیدھے نہ ہوں گے ارے میاں سنو گے یا اپنی کہو گے۔ بندہ دم سے اورنگ آباد کے رسالہ میں جا دھمکا اور جاتے ہی قلعہ میں گھس گئے قلعہ میں کما ہی تو علیک سلیک ہوئی۔ تو یہ معلوم ہوا کہ آپ بڑا دال کے بودم ہیں کہاں کابل کہاں اورنگ آباد کہاں قلعہ ہی۔ کیا خواب دیکھا ہے جسکا بیان کر رہے ہو معلوم ہوا آپ بھی بھولا ہیں جو ہماری بات کو خواب و خیال سمجھتے ہیں واللہ میں نے اوسی رسالہ کو چمن بیچ کے درمیان قلعہ میں دیکھا ہے۔ جناب آکر وہ دلی صفت آدمی ہیں جب انکی کابل میں کچھ نہ چلی تو وہ اورنگ آباد میں آ کے اندر یہاں دھوم دھام شروع کر دی۔ اچھا جی پھر کیا ہوا بس یہ دیکھا کہ انکی تمام فوج بے تحاشا آ رہی تھی قلعہ میں حکم ہوا اور کابلیان خانہ فرنگی کو مارو تم سب پر جہاد فرض ہے آج رات کو شبخون مارو جسقدر مال غنیمت ہاتھ لگے جلدی لے آؤ پھر کیا تھا خدا دے اور بندہ لے کابلیوں نے جا کر شبخون مارا برٹش فوج میں کھلبلی مچ گئی۔ بگل بجتے ہی تمام فوج آستہ ہو گئی۔ کچھ فوج تو وہیں مقابلہ کرتی رہی اور باقی فوج وہاں سے بھاگ کر فورٹ ڈی کراکا فریدون کے قلعہ پر حملہ کر دے۔ برٹش فوج کے نہایت تیز رو گھوڑے تھے کابلیوں کے پاس ایسے ٹٹو تھے کہ جب چار آدمی او ٹٹو دھکیلیں جب وہ بیچارے چلیں گے

ر... وحشت کی قلابخیں دشمن کے پہنچنے تک نقلی آفریدی بھی اپنے قلعہ پر جا دھمکے۔ تلواریں میان سے باہر ہو کر نہایت زور دار لڑائی ہوئی۔ ملاں ہوائی ذریات غائب ہوئی پھر برٹش فوج نے جلکر ان کے گھر جو گھاس پھوس کے تھے اوسمیں آگ لگا دی۔ کابلیوں نے غل مچایا اور کا کا خانہ غلام خانہ دوڑ دو لگاؤ لگاؤ۔ پھر تو ان بے تہذیبوں نے گھر کے جلتے ہوئے بانس لیکر مارنا شروع کیا۔ اور گھاس کے جلتے پولے اوچھال کر پھینکنا شروع کر دیا کہ یکایک سیکا منتر کے سیکے گھوڑے کو زخمی کیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ وہ افسر جو کابلی وردی پہنے تھے۔ وہ اصل میں فرنگی تھے مگر خدا کی قدرت کہ ان کے منہ سے یہی لفظ نکل رہا تھا لگاؤ لگاؤ کا پہ پھونکی کر لگاؤ۔ آخر کابلیوں نے گھاس پھوس کے گٹھوں اور بانس کے کھنکھٹوں سے مار کر برٹش فوج کو بھگا دیا۔ واللہ مجھکو معلوم ہوا اورنگ آبادی فوجنے کابل کی نقل کی لڑائی میں نقل کو اصل کر دکھایا اور یہ نقل دیکھنے کے لائق تھی۔

دوسرے روز جالنا پور اور اورنگ آبادی فوج میں لڑائی ہوئی۔ اور میں دروازہ پر فتح کا جھنڈا نصب کرنے کا دارومدار ٹھہرا۔ مگر واہ رے شاباش جالنا پور کی فوجنے دس بارہ کوس کا چکر کھا کر اس زور سے دھاوا کیا کہ میں دروازہ پر فتح کا جھنڈا اوڑا دیا۔ حضور والا جناب نے بھی ان کی بہادری دیکھکر جھٹ واہ واہ کا انعام دے ڈالا۔ اور وہاں سے رخصت پاندان ہو گئے اچھا جناب بندہ رخصت معافی کا طلبگار ہوں۔ کیوں جناب لگاؤ لگاؤ کے معنے اب تو اچھی طرح سے ذہن شریف میں اوترے۔

راقم

ظریف اورنگ آبادی ڈنڈا

نام نہیں بتانے کیا اجارا ہے

## او ترا شحنہ مردک نام

پنچہادر - کچھ دہلی لکھنؤ کے بادشاہوں پر ہی منحصر نہیں کہ معزول ہو کر مردے مردک بن جاتے ہیں بلکہ یورپ کے شہرۂ یمن ہی خواہ جمہوری ہی پادشاہ یا شخص ہی رہا کہ جو بادشاہ سیدھی سڑک ناک کی سیدھ ہی والی چھوڑ کر پگڈنڈی کو ہولیا - چنانچہ بہتا دی گئے - شاہ فرانس کو بھی سنا ہوگا کہ دسکی خورسچتوں نے اوسے دلہن ما جہان بانی ذلیلا - سلطان مراد کو دیکھو کیا گت ہو رہی ہے فتو چین کو ملاحظہ کیجئے کہ اپنی زندہ دل ملکہ کے زیر سایہ پڑے پڑے ڈھبکیاں لگا رہے ہیں - ملکہ صاحبہ تخت بریخت کی رات کے مزے اوڑا رہی ہیں بادروگ ناک جہاں تک میں لگے ہی ہوئے ہیں اپنے کرتوت کے صلہ میں یہ بھی دو ... گوشہ خانہ میں سو نہ سر سیٹ کر کونے جا پڑے ہیں تیسرے اور خرس سدس جیاں سے آنکھ سے گھورتے ہی رہ جا پہنچے ہم سے پوچھو تو معزول غیر معزول سے زیادہ آرام میں رہتا ہے کیونکہ جہان فانی میں جو زیادہ آسودہ ہوگا وہی زیادہ غم آلودہ ہوگا - بادشاہ سے لیکر راجہ نواب بلکہ ادنی رئیس تک اپنی زندگی خرگوش کی طرح بسر کرنے میں جان کی حفاظت کے پیچھے لٹھ ہی لئے پھرتے ہیں - پچھلی آنکھ کسی گرگٹ سے ہیں مار ... کی خورش بنجاتی ہیں - قید ہستی سے یوں تو جو پیدا ہوا ہے ناپید ہوکر چھوٹتا ہے مگر یہ قید در قید میں ہی پھنسے رہتے ہیں - کہیں جائیں تو سنگینیں پہرے پر - کہیں آئیں تو سنگینیں پہرے پر - بیٹھیں تو سنگینیں پہرے پر لیٹیں تو سنگینیں پہرے میں کہا نہ ہے تو اوڑھ لیا ہوا - پانی ملے تو بچا ہوا آسودگی جس قیمت کا مضمون رہا کرتا ہے ہم تو لنگوٹے والے خوش ہیں - عزل و نصب کے جھگڑوں سے ہی مبرا - حقہ پیا اور چل پڑے چراغ جیسی کیو وقت جہاں ہو پہنچے وہیں ڈیرہ ہیں بقول شخصے کہ ہر جا کہ شب آمد سرائے اوست نہ پہرے کا جھگڑا نہ چوکی کا جھگڑا - درویش کو زوال نہیں ہے آپ نے سنا ہی ہوگا - انہو بعض ایسے حرامی ٹٹووں نے فقیروں کی دیکھا دیکھی سپاہی پر بھی کمر باندھ کے قدم بازی شروع کر دی ہے - مگر توبہ - چہ نسبت خاک را با عالم پاک - سپاہی ہیں ان کی ہیئت گذائی ملاحظہ کیجئے - جیسے کسی مجرم کو پولیس والے بحراست تشخیص کرانے کیلئے جا بجا لئے پھرتے ہیں - زوف ہے - حضرت تیمور اپنی جگہ ہی پر بھاری ہوتا ہے - وہ آزادی آزادوں سے ہی گئے ہیں نہ کہ غلام زادوں کے گئے - الطیبت للطیبین - والخبیثت للخبیثین - عجب کلام ہے صدقے اس کلام پاک کے -

ذبیح دہلوی

## ایک صاحب بہادر کی دیسی ملاقات

ارے بھئی یہ کون صاحب بہادر گھوڑے پر چڑھے ہوئے آ رہے ہیں ان کے پیچھے لڑکوں اور جوانوں کا بہت بڑا مجمع چلا آ رہا ہے کہیں ٹیکے والا صاحب تو نہیں ڈر کے مارے لڑکے کو چھپا لینا کہیں ٹیکا لگا دے - جناب صاحبزادے کے پہلے ہی ٹیکا لگ چکا ہے یہ صاحب بہادر لڑکوں کی ناک میں نہیں آیا یہ کمشنر شہر صاحب ہے مجرموں اور ٹٹووں کی تلاش میں جابجا پھر رہا ہے ارے تو لڑکے بالے اس کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں - ارے حضور یہاں کی خلقت کی کچھ نہ پوچھئے یہاں والوں کے لئے یہ باور سے گاؤں میں اونٹ آگیا ہے یہاں کا تو قاعدہ ہی ایسا ہے جہاں کوئی نیا شخص آیا یا مداری بندروں کو لیکر ڈگ ڈگی بجاتا ہوا نکلا اور تمام محلہ ٹولہ کے لوگ اسی کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے حسب معمول یہ بھی نیا تماشا دیکھ کر لوگ باگ اسکے ارد گرد ہو گئے ہیں ارے ان کے ساتھ تو سب انسپکٹر پولس بھی ہیں وہ دیکھو بید سے اشارہ اون چیروں کیطرف کر رہے ہیں ضرور اون جولاہوں اور قصائیوں کے بچوں کے ٹیکے دیں گے اے غریب پرور وہ بید کے اشارے سے ٹٹو وغیرہ بتا رہے ہیں کہ یہاں بھی ایک آدھ لٹو ہے خیر تو ہم اوس راستہ سے نہ جائیں گے ہم تو اس راستے چلیں صاحب بہادر سے ملنے کی اسوقت ضرورت نہیں کیونکہ لڑکا ساتھ ہے دور اندیشی ضرور چاہیئے - اے خداوند نعمت وہ راستہ بند ہے ادھی طرف سے چلئے - صاحب بہادر سے اگر ملاقات ہو جائیگی تو کچھ ہرج نہیں آپ کیوں گھبراتے ہیں آپ کے بازو پر تو ملکہ معظمہ کے غم کا سیاہ کپڑا بندھا ہوا ہے اسیطرح کا کپڑا دیکھئے اس فرنگی کے بھی بندھا ہوا ہے - نہیں نہیں یہ تو تمہارا صرف خیال ہی خیال ہے اگر وہ خواہ نخواستہ ٹیکہ والا صاحب ہوا تو بازو پر کپڑا بندھا دیکھ کر ذرا اوس کو ٹیکہ یاد آجائیگا اور وہ خواہ مخواہ لڑکے کا بازو کھلوا کر دیکھے گا اے خداوند نعمت مجھکو ٹھیک ٹھیک معلوم ہے وہ کمشنر ... صاحب ہے اچھا تو ایسے راستہ سے چلو صاحب بہادر سے مصافحہ او گٹ پٹ کی ٹھہر جائیں گے - چڑ مڑ سڑ چلر کہٹر پٹر کڑ بڑ سڑ بڑ - سلام صاحب - او گڈ مارننگ بابو - ہاؤ ڈو یو ڈو - تم اچھا ہے - تم

بہین رہتا ہے او تم بڑا جنٹلمین مالم ہوتا ہے۔ حضور مین کسقدر اونچا سنتا ہون اور یس تم اونچا آدمی ہے۔ جی نہین مین بال بچے وار ہون میرا قد اونچا بھرتی ہونے کے قابل نہین۔ حضور تو شاید ٹٹو خچر بھرتی کرنے آئے ہین میرے قد کے اونچائی کیون دریافت کرتے ہین۔ اور یس ہم ہم تم سے ملکر بہت خوش ہوا۔ خدا کے لئے حضور مجھکو نہ بھرتی کرینگا۔ اور یس ہم بہا ٹٹو بھرتی کرینگا۔ تمہارا کام کا چیز ہم نہین لیگا۔ کیا تمہارا پاس کوئی جنور ہے۔ جی ہان صرف ایک گھوڑی ہے اور ایک اوس کی بچھیری ہے۔ اور یس ہم تمہارا سواری کا گھوڑی نہین مانگتا تمکو تکلیف دینا نہین چاہتا بس صرف وہ بچھیری بھرتی کرنے کو کافی ہے اے حضور ایسا نہ کیجئے گا میری گھوڑی بچھیری کی جدائی مین ہنہنا ہنہنا کر مر جائیگی۔ گھوڑی کو بچھیری کی بہت محبت ہے۔ ہمیشہ دونون کو ساتھ رکھتا ہون۔ ویل یہ تو بڑا مشکل کا بات ہے اچھا کیپر (خیر) اور کچھ انتظام کیا جائیگا۔ خدا حضور کو سلامت رکھے۔ حضور یہ سیاہ کپڑا آپکے ہاتھ پر کیون بندھا ہوا ہے۔ یہ جنابہ ملکہ معظمہ کے غم مین باندھا ہے بادر اصل حضور اماں جان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ویل تم کیا بولا سنگار دان کا کال ہو گیا۔ جی نہین سنگار دان کا کال اور قحط نہین ہوا یہان سے نگینہ قریب ہے وہان بہت سنگار دان مل سکتے۔ مین تو سیاہ کپڑے کو جو بازو پر بندھا ہوا ہے۔ دریافت کرتا ہون اور یس یہ کپڑا کوئین وکٹوریہ کے غم مین باندھا ہے۔ ویل ہم بہت خوش ہوا تم نے ہر ایل مجسٹی کے غم مین کالا کپڑا باندھا ہے جی خوشی کی کیا بات ہے وہ تو بڑی ہی رحمدل نیک مزاج ملکہ تہین ان کا تو جتنا ہی رنج کیا جائے سو تھوڑا ہے۔ اور یس بہت ٹھیک کہا ہے اودھ باپ کا ترگم کے مارے کمر ٹوٹ گیا کسی کام کو دل نہین چاہتا۔ جی ہان بہت درست ہے کمر ضرور ٹوٹ گئی ہوگی اسیوجہ سے تو آپ گھوڑے پر چڑھے ہوئے ٹٹو اور خچر تلاش کرتے پھرتے ہین۔ حضور یہ ٹٹو وغیرہ آپ کہان بھیجین گے۔ او بابو یہ کچھ سرکار کو لڑائی (لڑائی) کے واسطے (واسطے) ضرورت ہے درست ہے حضور درست ہے۔ اب حضور مجھکو اجازت دیجئے۔ مجھکو اسوقت جلسہ ختنہ شریک ہونا ہے ورنہ دیر ہو جائیگی۔ او تم کو کتنا ہے یہ کیا بات ہے۔ یہ تو کیون (خون) ہو جائیگا۔ جی نہین میرا خون نہین ہوگا۔ بلکہ ایک جگہ ختنہ کاٹی جائینگی۔ اس بات کو آپ نہین سمجھتے یہ مسلمانی کی بات ہے او دل بڑی کھمسی کو بات ہے۔ اچھا گڈ بائی۔

س۔ م۔ ن۔ ا۔ ا۔ نہٹور

**کل تو یہ کہتا تھا مین بستر سے اٹھ سکتا نہین**
**اٹھ گیا دنیا سے آج او ہمین یہ عالم ہے**

(یارون کی سرگذشت)
(سنئے پہلے ہفتہ کا قصہ)

مسٹر۔ (کچھ سوچکر) ہان یہ تو ٹھیک ہے کہ دو ماہ کی تنخواہ پیشگی دیجاوے مگر تنخواہ کے دو سو روپیہ بہت ہین۔ تم خود خیال کرو کہ یہ تنخواہ تو نادر شاہی حکومت بھی گوارا نکر سکے پھر جب جائے کہ مین ایک ادنی آدمی۔

غلام حسین۔ اجی حضور آپ کیا فرماتے ہین اللہ سلامت رکھے حضور کے ہان کس چیز کی کمی ہے حضور پیا رئیس تو جناب امیر کی قسم دیکھنے مین نہین آیا۔ مگر اسوقت تو حضور اسنے ہی روپیہ دیجئے دیجئے پھر اسکے بعد دیکھا جائیگا۔

مسٹر۔ (نوکر سے صندوقچہ منگا کر اور نوٹ نکالکر) تو یہ چار سو کے نوٹ ہین کل شام سے وہ آجائین نوٹ لیکر اور غلام حسین خوش خوش روانہ ہوئے۔

## شام وصل

قمری مہینہ کے دسوین گیارہوین تاریخ ہے رات کے آٹھ بجے ہین۔ روشنی کا وہ بڑا قندیل جسکا قطر کسی صورت ۲۱۶۰ میل سے کم نہ ہوگا اسوقت مشرقی افق سے اٹھکر کرہ افلاک کی ایک قوس کو قطع کر چکا ہے۔ اسکی سنہری سنہری روشنی تمام سطح ارض پر سونیکا پانی پھیر رہی ہے میخانو مین بھی چہل پہل مچی ہے۔ صراحی متواتر گردن اونچا کر اپنے رندادون سے آنکھ ملا ملا کر قہقہہ لگا رہی ہے۔ نہ معلوم شیشہ کے بدن مین کتنا خون آگیا ہے کہ برابر پیالہ کے پیالہ بھرتا چلا جاتا ہے مگر ممکن کیا جو کمی ہو جائے۔ جام وجد مین آکر ہر ایک کے لبون کے بوسے لے رہا ہے

لوگ کہتے ہین کہ ہوتے ہین نہین جام کے پاؤن
ہم نے سو بار اسے بزم مین چلتے دیکھا

کہین عطر عروس ملا جا رہا ہے۔ اور ان سونے کی چڑیون یا الماس سے خاص ادون کو جو قضا و قدر نے انہی ہاتھون سے کچھ لے زیب سینہ کئے ہین جلد جلد کچھ لے ارمان نکالنے کے واسطے کسی جالدار کپڑے سے خاص محرم راز سمجھکر کس کس ادا جکڑ جکڑ کر کمی باندھ رہا ہے اب ہمارا خیال رفو چکر ہوتا ہوا اوس کوٹھی کے کمرہ مین پہنچ گیا ہے جس مین پہلے مسٹر خورشید اور غلام حسین کو باتین کرتے چھوڑ آئے تھے۔ او خوہ یہان تو آج عجیب سامان نظر آ رہا ہے۔ یہ سامنے تو ہمارے

دوہی نواب رحیم صاحب ناصح مشفق بیٹھے ہوئے
ہیں - مگر یہ تین آدمی اور کون بیٹھے ہیں ان کو تو
اس سے پہلے ہم نے کبھی مسٹر کے پاس نہیں
دیکھا اور یہ زمرہ مسٹر کے صحبت کے خلاف قطع وضع
کے آدمی معلوم ہوتے ہیں - ہاں ہاں یہ مسٹر کے
برابر کون نازک اندام ایک انداز سے ایک ہاتھ مسٹر
کے کاندھے پر رکھے اور دوسرا عجب انداز سے
اور دائرہ ہی سے اپنے زانو پر ڈالے بیٹھی ہے
ہاہا ہمیں تو یہاں آبادی سے آبادی کا شگوفہ
نظر آرہا ہے - ذرا سُننا مسٹر کیا کہتے ہیں
مسٹر - پیارے وقت دم چلنا چاہیے - جبتک
بس چل سکے ساغر چلے -
نازک ادا - (جواب ندارد) مسٹر - کیوں صاحب
ذرا بات تو کرو یہ چپ تو اور زہر گھول دیتی ہے
نازک ادا - (ناز سے ہاتھ جھٹک کر) دیکھو جی یہ
گستاخیاں ہمیں نہیں بھاتیں ہمیں بدتمیزی بُری
مسٹر - (ٹھنڈی سانس بھر کر) ہائے ان ہی
باتوں نے تو اور مار ڈالا (ایک ہم جلسہ سے
مخاطب ہو کر) کیوں میر منشی صاحب تم دیکھتے
ہو کہ انہوں نے کیسی صورت پائی ہے
ہائے اوس پر یہ کم سنی اور غضب -
میر منشی - حضور کیا کہوں میرے تو واجب التعظیم
ہیں کچھ نہیں کہہ سکتا واللہ حوران بہشتی تو ایک
ملا قل اعوذ ان کا اسم فرضی اور خواہ مخواہ کے
جھگڑے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ اگر وہ حور نشین
انہیں دیکھ لیں تو لٹو ہو جائیں منہ پر کہنا خوشامد
ہے مگر حضور پردہ دنیا پر تو ایسے حسین ہیں نہیں
جیسے یہ ہیں - اور سب پر طرہ کم سنی اچھا حضور
ذرا شیشہ کو اشارہ سب کیجیے نا -
مرزا کلن صاحب - ہاں ہاں حضور یہ شغل تو
ضرور ابھی ابھی چار دور ہو سکے ہیں اسکا

مزا تو جب ہے کہ جب ہر ایک مدہوش ہو جائے
اور جوانی کا تو یہی مزا ہے یہ تو جب ان بیوں کے
مغرور ہیں کہ شراب حرام ہے یہ تو مفلس کو حرام ہے
نظامی سعدی فردوسی انوری فیضی حافظ غرض
کون شخص ہے جس نے اس کی تعریف نہیں کی اسکا
دور زیادہ سے رہنا چاہیے - (اس جانب
لعنت اللہ ہم کسانہ پر -
نازک ادا - بھئی اب جلسہ برخاست -
میر منشی - حضور ہمارا انعام تو دلوا دیا ہوتا -
مسٹر - ابھی اور جھٹ چار سو کا نوٹ حوالہ کیا -
مرزا کلن - حضور تو کیا آج ہمارا رنڈی کا پیالہ
اور افیون ناغہ ہو جائیگی -
مسٹر - واہ بھلا ایسا ہو سکتا ہے یہ لو دو سو
روپیہ کا نوٹ -
اس کے بعد سب کے سب رخصت ہوگئے ہو نواب
رحیم صاحب بھی جب سناٹے کے عالم میں
اٹھ کر چلدیئے کوٹھی سے نکلتے ہی مرزا کلن اور
میر منشی صاحب کی یوں باتیں شروع ہوئیں -
میر منشی - کیوں مرزا کلن کیسا ..... پھانسا ہے
مگر یار جلد جلد لوٹ لو -
مرزا کلن - اجی حضرت آپ دیکھیں تو کیسے
کیسے جال ڈالے ہونگے کہ کتنے جلدی دونوں
گاؤں اونکے لوٹے ہونگے -
اب ان دونوں کو یونہی جانے دو آؤ ذرا ہم چل کر
مسٹر اور نازک ادا صاحب کا تو رنگ دیکھ آئیں -
او ہو یہاں تو بڑی راز و نیاز کی باتیں ہو رہی
ہیں ذرا سُننا نازک ادا کیا کہتی ہیں -
نازک ادا - کیوں جی تم نے ہمیں چھپا لی تو خوب دی
اور جو وہ بھی ہوا دیا تم جھوٹ کیوں بولنے لگے
مسٹر - اب میں کیسے تمہیں یقین دلاؤں سُنار سے
کل کا وعدہ کیا ہے اور جو وہ تیار ہو گیا صرف

بنت کے ٹانکنے کی دیر ہے کل میں ضرور تم کو وہ
چیزیں منگوا دونگا -
نازک ادا - (آنکھوں میں آنسو بھر کر) اوی ہے مجھے
اسوقت کیسا خیال آگیا -
مسٹر - (گلے میں ہاتھ ڈالکر) پیاری یہ کو للہ یہ
تم کو کیا ہوا جلد بتاؤ کہ ہمارا تو بُرا حال ہوا جاتا ہے -
نازک ادا - مجھے اسوقت یہ خیال ہوا کہ اگر تم نے
مجھے چھوڑ دیا تو میں کیا کرونگی ارے میں مر جاؤں
مسٹر - (سینہ دیکھا کر) ذرا دیکھو تو دل کی دھڑکن
کیا کہتی ہے خدا کیواسطے ایسے خیال نہ کرنا -
نازک ادا - اجی یہ تو مجھے یقین ہے مگر اماں جان
کے ارادہ خیر ہیں اون سے آج کل بابو بنگالی کے
آدمی سے بڑا تخلیہ ہوتا ہے اوس نے شاید
تین سو روپیہ دینا کیا ہے اور مکان بنانے کا وعدہ
بھی کیا ہے مگر میں برات کرون اوس بنگالی کو اگر
اماں جان نے کچھ تم سے خدا کیا تو میں اپنی جان
دے دونگی اور کیوں جی تمہیں ہمارے قسم سچ بتانا
کیا تم چار سو پانسو روپیہ ہم سے زیادہ سمجھے ہو اگر
اماں جان تم سے کچھ کہیں تو اسیوقت نوٹ نکال
کر ہاتھ پر رکھ دینا پھر وہ کیسے بنگالی کا نام لیتی ہیں
مسٹر - جانمن تمہارے یہ کیا خیال ہیں میں تو اپنی
جان سے بھی دریغ نہ کرونگا (صندوقچہ کھول کر)
یہ لو پانسو کے نوٹ صبح اون کو دیدینا اور دو چار
روز میں ایک گاؤں بیچنے والا ہوں پھر مکان بھی
بنوا دونگا - کل تیسرے پہر کو تمہارے مکان پر آؤنگا
اور مکان کے قطع وضع تجویز کر کے فوراً معماروں
کو بھیجدونگا - خیر یہ تو دیکھا جائیگا مگر اب بارہ بج
گئے ذرا لیٹ جاؤ چلو اٹھو پلنگ پر چلیں -
نازک ادا - ہم بھی تمہیں مگر ٹھہر ماری وہ ہی باتیں
پڑی رہتی ہیں -
مسٹر - (ہاتھ پکڑ کر) لو آؤ بھی اور یہ سر بازی ہے

چٹ پٹ - (ایجاب) اُف ...... ہمارے کلیجہ کیطرح سینگیان توڑ رہا ہے - ایلو وہ کچھ اور شروع ہوا - اب ہم بھی یہان سے رفو چکر -

(دہلی انیمہ)

**حضرت** یہ تو ہم نے سب کچھ سُن لیا مگر اس مضمون کی پیشانی کا شعر آپنے بالکل بے ربط لکھا ہے بھلا اس مضمون سے اوس شعر سے کیا خاک تنگ ہے - جناب آپ کو نہین معلوم اوس شعر کے آخری مصرعہ سے بہت باتین نکلتے ہین یہ لیجئے اوس مصرعہ مین پہلا جملہ پکڑا و ٹہگیا - بس آپ بھی سمجھئے کہ اوٹھ گگیا - تو حضور فرمائیے تو کرکیا اوٹھ گیا - حضرت اوٹھگیا ہمارے کپتان ایڈی محمد شاہنجان صاحب کے دشمن اور بد چاہنے والون کا دفار خدا ہمارے کپتان صاحب کے بد خواہون کو پیوند زمین کرے گر کسی نے شاہ درگاہی صاحب کے مزار پر کسی اہلمدگی کی معرفت کسی کے برائی کیواسطے چڑہوائے مگر دشمن چہ

چو مہربان باشد دوست - خدا ہمارے پیارے منصف کپتان کو روز افزون ترقی دے آمین بانی جو اوٹھ گیا ہے وہ اب کے بعفر یق سنا کرنیگا - اب منز فرمشہ زور بیان سنئے - مہاراجہ صاحب دہرپور کے صاحبزادہ رامپور مین رونق افروز ہوئے بڑی دہوم دہام سے دعوتین ہمارے حضور پر نور نے کین -

محمد امیر خانصاحب جو پہلے منصرم اصطبل تھے اور چند دنون سے منزول ہو کر خاصہ کے گھوڑے پہرانے تعینات ہوگئے تھے کل کرنل نے کسی وجہ سے حالت فرماد یا ہے -

۹ مارچ کی رات کو جناب کمشنر صاحب بہادر جمعو تشریف لائے -

۵ مارچ کو ایک مالی کا لڑکا کنوئین کی بیت بچنا اب ہم محمد عنایت اللہ خان صاحب افسر اعلی کی بہادری کی داد دیکر رخصت ہوتے ہین سینئے اونہون نے سرکار کے ساتھ شکار مین ایک شیر کا بچہ ہاتھون سے پکڑا جس نے ناخن بھی دو ایک ہمارے افسر اعلی کے مارے مگر ہم آپ کے ہر دلعزیزی اور بہادری کی دلود یتے ہین خدا اور ہمت اور ترقی آپ کو عطا کرے -

میکش کے دل کا حال کسی پر عیان نہین
شیشہ کو دیکھ لو کہ دہن ہے زبان نہین

چالاک طرار سچا نامہ نگار از ریاست رامپور

## ہم تبرک و ہم زینت

| نمبر | نام مقامات | قسم کام | عرض انچہ | طول انچہ | قیمت |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱ | مکہ معظمہ | طلائی | ۲۲ | ۱۳½ | عہ |
| ۲ | مدینہ منورہ | // | // | // | ۱۲/ |
| ۳ | مکہ معظمہ | کلابتون زری | ۱۵ | ۱۹ | ۱۴/ |
| ۴ | مدینہ منورہ | // | // | // | ۱۴/ |
| ۵ | مکہ معظمہ | رنگین زری | // | // | ۱۲/ |
| ۶ | مدینہ منورہ | // | // | // | ۱۲/ |
| ۷ | بیت المقدس | طلائی | ۱۵ | ۱۹ | ۱۴/ |
| ۸ | بیت المقدس گنبد صخرہ | // | // | ۳ | عہ |

ملنے کا پتہ - عبد الرحمن محمد قریشی نمبر ۱۷ بمبئی

## اسلامی دنیا

رومانیا کی گورنمنٹ نے ترکیا سے آنیوالے لوگون کیلئے جو قسطنطنیہ رہنے دیا ہے اور قسطنطنیہ سے آنیوالون پر صرف ۴۸ گہنٹے سینیہ دو ہی دن رات کا -

قسطنطنیہ کی دوسری سیاحت ۱۸۹۸ء کی یادگار مین قیصر جرمنی نے اہالی شہر سے جس فوارہ کا وعدہ کیا تہا - وہ ۲۹ ماہ گذشتہ کو تیار ہوگیا - اور ۱۱ بجے صبح کے بڑی دہوم دہام سے جاری کیا گیا - اسکا نقشہ قیصر نے خود تجویز کیا تہا - یہ فوارہ مین لاکھہ فرنک کی لاگت سے بنا ہے اس کے اجرا و افتتاح کیوقت سفارت جرمنی کے تمام اراکین اور جرمن جہازات کے چند افسر نیز کئی ایک اعیان دولت عثمانیہ شریک جلسہ تہے - اس مسرت خیز تقریب پر سلطنت عثمانیہ اور دولت المانیہ دونون کے باہمی اتحاد اور دوستانہ تعلقات کا بڑے فخر کیساتھ ذکر کیا گیا جس قدر کثیر مجمع اسموقعہ پر تہا قسطنطنیہ مین شاید ہی پہلے کبھی دیکھا گیا ہوگا جلسہ ختم ہوتے ہی عوام الناس کا انبوہ کثیر فوارہ کی طرف دیوانہ وار دوڑا کہ دیکھین پہلے کون اسمین سے پانی پیے -

سفارت عثمانیہ متعینہ طہران نے سلطنت فارس کی توجہ ایرانی قبایل کی اوس لوٹ کہسوٹ کی جانب منعطف کرائی ہے جو اونہون نے موصل کی طرف سرحد پر جاری کی ہے - نیز سفارت موصوفہ نے مسروقہ مویشیون کی واپسی کا مطالبہ کیا اور یہ بھی چاہا ہے کہ ان قزاقون کو سزا دیجائے اور آئندہ کے لئے اسقسم کی شورش زدہ کا انسداد کیا جائے -

# جاسوسوں کی رپورٹین

رائٹرز آج پریٹوریا سے تار دیتا ہے کہ لارڈ کچنر اور جنرل بوتہا کے درمیان جو ملاقات ہوئی تہی اسکا نتیجہ ابتک ظاہر ہوا ہے اور یہان اسکا بڑی امید کے ساتہہ انتظار کیا جا رہا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ جنرل ڈیویٹ کرونسٹاڈ کے مغرب مین ہے اور مشرق کیطرف ریلوے عبور کرنیکا ارادہ ہے۔ اب کیپ کالونی مین صرف جنرل کروٹزنگر اور شیپر کی ڈچ فوجین باقی رہگئی ہین کیونکہ جنرل کرونجے اور جنرل ڈیوال کے دونون نے ضلع مریز مین گہیر لیا ہے۔

جن ڈچون کے پاس گولہ بارود باقی نہین رہا وہ اب اپنی زمین دفن کر رہے ہین۔

ٹرینڈولو اور پریٹوریا ریلوے لائین اچہی طرح صاف ہوگئی ہے۔

کانفرنس کی ایک کمیٹی اس غرض سے منعقد ہوئی ہے کہ شاہ ایڈورڈ کی سول لسٹ پر غور کرے۔

لارنزو مارکیز کے تار مظہر ہین کہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جنرل ڈیویٹ شرائط قبول کرنے سے انکار کرینگے جب بہی جنرل بوتہا ضرور شرائط قبول کرینگے۔

جنرل ڈیویٹ سے مقابلہ کرنا اب بہت مشکل ہے اسلئے کہ وہ اب اپنی سرحد مین پہنچگیا ہے اور جب ہماری فوج اسکی فوج پر حملہ کرتی ہے تو وہ چہوٹی چہوٹی جماعتون مین منقسم ہوکر منتشر ہو جاتی ہے۔

فوجی مصارف پر اسمبلی بحث مین مسٹر بروڈرک نے بیان کیا کہ سناسن پوسٹ اور لنٹلی پر جنرل کوپل برٹش فوج کو مصیبت سے بچانے مین کامیاب نہین ہوئے۔ اور لارڈ میتہوئن نے اُن کے متعلق اچہا رپورٹ نہین کیا ہے۔

لارڈ کچنر پریٹوریا سے تحریر کرتے ہین کہ جنرل ڈیویٹ ہڈزورث کے شمال مین ہین اور بارش کے باعث ہماری فوج کو رسائی مین سخت ہرج ہو رہا ہے۔ چار ایک ہزار ۷۰۰ گہوڑے قید اور تین ہزار گہوڑے آرنج ریاست کے جنوبی حصہ مین گرفتار کئے گئے جو مفرور لائے گئے۔

برٹش امپائر لیگ نے ارادہ کیا ہے کہ شاہ ایڈورڈ سے درخواست کرین کہ شاہی اسلحہ مین برٹش سلطنت کے اُن حصون کی بہی علامت رکہی جائے جو ابتک نہین ہے۔

تین سو پادری کیپ ٹاؤن مین وہان کی گورنمنٹ کی مدد کر رہے ہین اور امید ہے کہ سیلے باغیون کیطرف سے مذہبی ہنگامہ برپا کرنے کی جو دہمکی دیجاتی تہی اسکا کچہ اثر نہ ہوگا سیلے باغیون نے ایک مجلس منعقد کی تہی اوسے پولیس نے منتشر کر دیا۔

چینی فوج دستہ انسونگ مین شکست پانے کے بعد ۳ ہزار ۵۰ مردے اور چار توپین میدان جنگ مین چہوڑکر بہاگ گئے۔ یہ مقابلہ جرمنیون نے کیا تہا بہت کم نقصان ہوا۔

کاؤنٹ والڈرسی نے موسم گرما مین منتشر فوج کے قیام کا بندوبست کر لیا۔ ایکہزار برٹش فوج شاہی محل گرما مین رہیگی اور دوہزار سپاہی مقام [illegible] کے قریب رہین گے۔

آٹہہ ڈچ فوجین آرنج ریاست کالونی مین گشت لگا رہی ہین۔ ۲ قصبون پر قبضہ کر لیا۔ اور انہین ڈچ دارالسلطنت قرار دیا۔

افواہ ہے کہ گورنمنٹ جنگی مصارف کیلئے پانچ کروڑ پونڈ قرض لیگی۔

روس اور چین کے درمیان معاہدہ منچوریا کے متعلق تمام سلطنتون مین بحث ہو رہی ہے اور سلطنت متحدہ نے اس معاہدہ کی شرائط کی سرکاری طور پر تصدیق وصول ہونے کے قبل اسکی سخت مخالفت کی ہے اسلئے کہ ایک خفیہ اور جداگانہ معاملہ بمگر معاہدہ کرنے سے باہمی مخالفت کا اندیشہ ہے اسلئے پیکن کے امریکن منسٹر مسٹر راک ہل کو ہدایت کیگئی ہے کہ حتی الامکان چینیون پر سخت مطالبون کا بار ڈالنے سے احتراز کرین تاکہ اس وجہ سے گہبرا کر چین جہٹ منچوریا معاہدہ مین شامل نہ ہو جائے۔

جنرل ڈیویٹ سینیکل مین پہونچے۔

جنرل فرنچ نے ایک اور بڑا دہاوا مارا۔ بہت سا سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور گاڑیان ہمارے ہاتہہ لگین۔ ۱۹۰ ڈچ مقتول اور مجروح و مقید ہوئے۔

ٹینٹسن کے انگریزی اور روسی معاہدہ روس کے متعلق ریلوے حد بندی پر بحث کر رہے ہین۔ دونون طاقتون کے محافظین ایک دوسرے کے قریب پہونچ گئے ہین۔ اور برٹش کی امداد کو اور فوج بہی بہیجگئی ہے۔ اگر روسی واپس نہ جائینگے تو سخت فساد کا اندیشہ ہے۔

شاہ ایڈورڈ معہ ملکہ اور دیگر ممبران خاندان شاہی کے آج دوپہر کو ڈیوک آف کارنوال کے ساتہہ پورٹسمتہ گئے اور سٹیمر اوفیر کی روانگی تک وہان ٹہرینگے۔

۲۳ ہزار ماہ حال کے درمیان ۵ ہزار ۲۱۲ سپاہی جنوبی افریقہ کیطرف روانہ ہونگے۔

جہم اور کاٹن سومالی سے واپس بلانے کا ارادہ ہے۔ ہندوستانی فوجین مقام [illegible] پر روانگی کے لئے جہازات کے منتظر ہین۔

مردم شماری حال نے بمبئی شہر کی آبادی میں کمی بقدر ۷۵ ہزار کے بتلائی - ۷ لاکھ ۱۷ ہزار ہے -

مدراس کی آبادی ۱۹۰۱ء کو ۵۰۹ ہزار پائی گئی پہلے ۵ لاکھ ۵۲ ہزار تھی - بنگلور ۸۸ ہزار کی ۱۸ ہزار کمی -

مقدمہ افیون حیدرآباد نظام میں چونی لال کا پھانسی -

لکھنؤ کے تاریخی مکان ریزیڈنسی کی مرمت ہو رہی ہے ۱۸۵۷ء کی یادگار کے نشان بدستور رکھے گئے ہیں -

الٰہ آباد سے آگرہ میرٹھ غازیپور تک ۱۷ کو سخت طوفان باد و باران ژالہ باری ہوا - فصلیں تباہ ہو گیا - تار بھی متصل آگرہ ٹوٹ گیا -

مہاراجہ صاحب جیپور نے بھی کلکتہ کے چندہ یادگار قیصرہ وکٹوریا کیلئے ۱۰ ہزار روپیہ بھیجا -

چندے سے بمبئی کے گرانٹ صد مقام کو مہابلیشور تک ۵۸ میل فاصلہ ہے ایک ریلوے دیسی سرمایہ سے تیار کریں گے -

مسٹر عبدالرحمن بیرسٹر نے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کا چارج حاصل کیا - نواب میر حسین صاحب بہادر سی آئی ای نے پنشن حاصل کرلی ہے -

رنگون میں سال آئندہ کا ٹھیکہ افیون پانچ لاکھ ۳۸ ہزار پر نیلام ہوا پہلے سال سے ۳۵ ہزار کی بیشی ہے -

کلکتہ میں لیڈی ڈفرن فنڈ کے زنانہ وظیفہ یادگاری کا چندہ سوا دو لاکھ تک پہونچا - تازہ فہرست میں پچاس ہزار مہارانی جھوانی بھیجا ۲۰ ہزار مہارانی بڑودہ نے ۷ ہزار مہارانی ریجنٹ میسور نے دیا اور پانچ ہزار روپیہ مہارانی صاحبہ گونڈل نے دیا -

مدراس میں پادریوں کی کوشش سے عرصہ ۵۰ سال میں ۴۰۳ گرجے بنے اور ۲۵ ہزار دلیسیوں کو بپتسمہ دیکر عیسائی بنایا اس عرصہ میں ۸۰ دیسی پادری بنائے گئے ۳ کالج ۷۴ بورڈنگ سکول بھی قائم کئے جن میں ۱۷ ہزار طلبہ تعلیم پاتے ہیں -

ترناوے سے ٹراونکور تک جدید قسم کا سلسلہ ٹرامویز بنانا منظور کیا گیا ہے - یہ لائن بڑے ستونوں پر ہو گی اور نیچے راستہ رہیگا -

جموں کی خبر ہے کہ کشمیر ریلوے کے تعمیرات کی بات بالفعل ملتوی رکھی گئی ہے مسٹر ایڈم انجینیر التوا کے باعث واپس چلے گئے -

راجپوتانہ کے فرسٹ اسسٹنٹ مسٹر بلیکسلی اجمیر مرواڑہ کے کمشنر مقرر ہوئے یہاں کے کمشنر مسٹر ٹکر رخصت پر گئے ہیں -

سنا جاتا ہے کہ جموں میں طاعون کا بہت زور ہے - حکام کیطرف سے ہرچند اس کے انتظام میں بہت کوشش ہو رہی ہے مگر اب تک کوئی فائدہ ظاہر نہیں ہوا ہے -

بوئر قیدیوں کی ایک کھیپ عنقریب جنوبی ہند بھیجی جائے گی - یہ ٹرچنا پلی میں رکھی جائیگی ابتک اس کی تعداد معلوم نہیں ہوئی ہے -

جنرل گسیلی لکھنؤ ڈسٹرکٹ کی کمان پر اپریل میں مقرر ہوں گے - کرنل سٹافورڈ ہند کے توپخانوں کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے -

ایبٹ آباد میں آریہ سماج نے عمارت مدرسہ کے بکنے کے خلاف اپیل گورنمنٹ کو عرضی بھیجی تھی - مداخلت سے انکار کیا گیا - مقامی حکام نے سکول خالی کرانے اور عمارت گرانے کے لئے باضابطہ استغاثہ کیا کہ زمین وہ جو کہ سے حاصل کیگئی تھی -

یہ خبر کہ کرنل بار صاحب ریزیڈنٹ حیدرآباد دکن رخصت پر ولایت جانے میں بالکل غلط پائی گئی ہے -

نیپال سے خبر آئی مہاراجہ سر بیر شمشیر جنگ مشہور مدار المہام اس جہان سے چلدئے کچھ عرصہ سے بیمار تھے یہ واقعہ ۵ مارچ کو ہوا - ان کی جگہ پر جنرل دیو شمشیر کمانڈر انچیف نیپال وزیراعظم مقرر کئے گئے ہیں -

بیراڈ کی میں ایک دیسی پلیڈر نے مخبری کی کہ سوامی رادھابلب سنگھ نے کنہیا لال مہاجن کو قتل کیا ہے جس نے خودکشی کی تھی - ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بذات خود تحقیقات کر کے سوامی کو بےقصور ٹھہرایا - کہ شہادت مطلق نہ دارد تھی -

## طاعونی نقشہ

| تاریخ | مبتلا طاعون | اموات طاعون | اموات کل امراض |
|---|---|---|---|
| ۱۰ مارچ | ۱۷۴ | ۱۶۱ | ۳۲۰ |
| ۱۱ / | ۱۳۱ | ۱۶۴ | ۳۳۸ |
| ۱۲ / | ۲۰۰ | ۱۷۶ | ۳۷۶ |
| ۱۳ / | ۱۷۷ | ۱۷۱ | ۳۷۸ |
| ۱۴ / | ۱۷۸ | ۱۷۵ | ۳۵۹ |
| ۱۵ / | ۲۷۶ | ۱۷۸ | ۳۴۳ |
| ۱۶ / | ۱۸۳ | ۱۷۱ | ۳۷۵ |

مطبع حمیدی محلہ فخ بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -